خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ | 4۔ مئی 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 100 | ہفتہ 15 ذوالحجہ 1416ھ 4 ہجرت 1375ھش 4 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی انسان کو ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خداتعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رزاقیت وغیرہ سے معطل کر کے (اللہ کی پناہ) ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم دیکھتا ہے وہ خداتعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔ لکھا ہے۔ (-) گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ لیکن توبہ سچے دل کے ساتھ ہونی چاہئے۔ اور نیّت صادق کے ساتھ چاہئے کہ انسان پھر کبھی اس گناہ کا مرتکب نہ ہو گا گو بعد میں بہ سبب کمزوری کے ہو جاوے لیکن توبہ کرنے کے وقت اپنی طرف سے یہ پختہ ارادہ اور سچی نیت رکھتا ہو کہ آئندہ یہ گناہ نہ کرے گا۔ نیّت میں کسی قسم کا فساد نہ ہو بلکہ پختہ ارادہ ہو کہ قبر میں داخل ہونے تک اس بدی کے قریب نہ آئے گا تب وہ توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن خداتعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ ان کو انعام دیوے۔ انعام حاصل کرنے کے واسطے امتحانوں کا پاس کرنا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 44)

دعاؤں کے ذریعہ سے خدا کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں یہ بھی فرماتا ہے (-) کہ کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے۔ جب وہ خدا سے دعا کرے خداتعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ (کلام الٰہی) نے فرمایا کہ (-) خداتعالیٰ سے دعائیں کرو خوف اور طمع کے ساتھ۔ اس آیت سے پہلی آیت میں کہا گیا تھا کہ تذلل اور اضطراری کیفیت کے ساتھ اور چپکے چپکے دعائیں کرو۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہماری زندگی میں دو ہی حالتیں ہیں۔ یا تم تکلیف میں ہو اور خوف کی حالت طاری ہے کہ تمہیں یہ نقصان پہنچ جائے گا۔ تکلیف شروع ہو چکی ہے کوئی تکلیف دور ہو گی یا نہیں ہو گی یہ خوف ہے پھر یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ (ایمان والے) بندہ کو یہی خوف ہوتا ہے اور طبعاً" طمع کے ساتھ اس امید پر کہ دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دعا کو سنے گا۔ اپنی رحمت سے ہمیں نوازے گا۔ خداتعالیٰ کی رحمت کی امید پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکت کے حصول کے لئے اور اس امید پر کہ وہ برکتوں سے اور اپنے فضلوں سے نوازے گا۔ اس کے حضور جھکو اور اس سے دعائیں کرو اور اسی خوف سے کہ کہیں اگر دوری ہو جائے اگر قرب کی راہیں وا نہ ہوں ہماری زندگی میں، تو شیطان کامیاب حملہ آور نہ ہو جائے ہم پر، اور ہم خدا کی بجائے شیطان کی گود میں نہ چلے جائیں۔ اسی خوف سے خداتعالیٰ سے مدد مانگو کہ اس کی مدد کے بغیر کچھ مل نہیں سکتا۔

انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ مولا بس۔ کہ سب کچھ خدا ہی ہے اور خدا سے ہی سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے اور وہ لوگ جو خدا کی طرف نہیں جھکتے اور جنہوں نے ہزاروں بت اپنے صحن سینہ میں یا اپنے ماحول میں بنا رکھے ہیں۔ حقیقی کامیابیاں انہیں نصیب نہیں ہوتیں اس لئے وہ جو کائنات کی بنیادی حقیقت ہے اس بنیادی حقیقت سے ایک حقیقی تعلق قائم ہو جانا ضروری ہے۔ انسان کی زندگی میں۔ اگر وہ خدا

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری ارشد علی صاحب آف ڈگری گھمنان (ضلع سیالکوٹ) مورخہ 21۔ اپریل 1996ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی عمر 75 سال تھی۔ موصوف مکرم سعید الرحمان صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کے والد تھے۔ اسی روز ان کا جنازہ مکرم سعید الرحمان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا جس کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے مکرم چوہدری ارشد علی صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ میاں فضل الٰہی صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات مورخہ 96-4-29 کو 3 بجے سہ پہر وفات پا گئیں۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز فجر کے بعد جنازہ بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب انجینئر دفتر جلسہ سالانہ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمد سرور صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ابن مکرم اللہ یار ناصر صاحب (حدیقتہ المبشرین) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-4-28 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام محمد مدثر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم جمیل احمد صاحب قاضی ملتان کا نواسہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ ہر آن حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

○ محترم سید مختار احمد ہاشمی صاحب کی صاحبزادی امتہ العزیز شاہدہ ہاشمی صاحبہ اہلیہ مکرم سید مشتاق احمد ہاشمی صاحب گلستان کالونی فیصل آباد رسولی بننے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آج کل ہومیوپیتھک علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

ریاء سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریاکار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

4- ہجرت 1375 ھش — 4 - مئی 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ "انسان کے اندر بہت سے گناہ ایسی قسم کے ہیں کہ وہ معرفت کی خوردبین کے سوا نظر ہی نہیں آتے۔ جوں جوں معرفت بڑھتی جاتی ہے انسان گناہوں سے واقف ہوتا جاتا ہے بعض صغائر ایسی قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ ان کو نہیں دیکھتا۔ لیکن معرفت کی خوردبین ان کو دکھا دیتی ہے۔

غرض اول گناہ کا علم عطا ہوتا ہے پھر وہ خدا (جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی اسے دیکھ لے گا) اس کو عرفان بخشتا ہے۔ تب وہ بندہ خدا کے خوف سے ترقی کرتا اور اس پاکیزگی کو پالیتا ہے جو اس کی پیدائش کا مقصد ہے"

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے وہ کسی انسان پر ایسا بوجھ نہیں ڈالتا جو اس کی برداشت سے باہر ہو۔ لیکن جہاں تک برداشت کا تعلق ہے اسے از خود اور لا ابالی پن سے مقرر اور معین نہیں کیا جا سکتا۔ انسان کو بڑی گہری نظر سے اپنے قویٰ کو دیکھنا اور پرکھنا چاہئے اور پھر یہ بات خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینی چاہئے کہ اس کی استعداد نے اس سے جو کچھ کروایا ہے وہ اس کی برداشت کے اندر ہی تھا۔ حضرت صاحب کے اس ارشاد سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ بہت سے گناہ معرفت کی خوردبین کے سوا نظر ہی نہیں آتے۔ اور یہ بھی کہ ہر شخص کی معرفت ایک جیسی نہیں ہے اور اس کے علاوہ یہ بھی کہ ہر شخص کی معرفت ایک ہی مقام پر کھڑی نہیں رہتی۔ معرفت بڑھتی رہتی ہے۔ مختلف افراد کی معرفت مختلف مقام پر ہوتی ہے اور اسی معرفت کے مطابق وہ اپنے اعمال بجالاتا ہے اور اسی کو اللہ تعالیٰ اس کی برداشت کے زمرہ میں رکھ کر اسے جزا اور سزا دیتا ہے لیکن اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ معرفت کو بڑھاتے رہنا چاہئے۔ گناہ کا علم حاصل کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ جب گناہ کا علم نہیں ہو گا تو اس کی معرفت کے بغیر وہ اس پر عمل بھی نہیں کر سکے گا۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"ایک انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے۔ بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت سے رنگین ہو کر کرے۔ جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ نہ اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دے دے کہ تو اگر بچے کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی۔ بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہو گی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی۔ یہ محبت ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے نہ کسی جزا سزا کے سہارے پر"

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کو پیش نظر رکھیں تو از خود دل سے یہ جذبہ ابھرتا ہے کہ اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اور اس طرح اس کے شکر ادا کرنے ہی کو عبادت کہا جا سکتا ہے۔ یہ کوئی مستقبل کی بات نہیں۔ یہ عبادت اس لئے نہیں ہو گی کہ آئندہ کچھ ملے بلکہ اس کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو گا کہ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ کیسا اچھا سلوک کیا ہے۔ اور مجھے کیا کچھ دیا ہے۔ اور اس پر اس کا شکرانہ ادا کرنا عبادت کہلائے گا۔ پس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو یہ بات بیان فرمائی ہے کہ محبت ذاتی کے طور پر عبادت کی جائے اس کا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے تصور کو اس طرح ذہن میں لایا جائے کہ اس نے ہم پر کیسے کیسے احسانات کئے ہیں اور کس کس طرح ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ ان احسانات کا ذکر اس سے مزید کچھ مانگنے والی بات نہیں ہے۔ اور اگر ان احسانات کے ذکر سے عبادت کا جذبہ پیدا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ اس سے ذاتی محبت کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ کی کوئی صفات اور اس کے کوئی کام سامنے آئیں گے جبھی تو ذاتی محبت پیدا ☜

☞ ہو گی۔ صرف خدا تعالیٰ کا نام ہی تو کافی نہیں۔ نام کے ساتھ اس کی صفات سامنے آنی چاہئیں۔ اور ان صفات سے جو کچھ ہمیں ملا ہے یا جو کچھ ہم نے حاصل کر لیا ہے وہ بھی سامنے آنا چاہئے اور یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے احسانات کی معرفت حاصل ہو جائے وہ بغیر کسی مزید خواہش کے شکریہ کے جذبات کا اظہار کرے اور یہ اظہار عبادت کا رنگ اختیار کر لے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے احسانات کو پیش نظر رکھیں اور اپنے دل میں اس کا شکر کرنے کے جذبات پائیں۔ اور یہ شکر کے جذبات عبادت کا رنگ اختیار کر جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

نون کو نقطہ سے لکھیں یا لکھیں اس کے بغیر
نثر کی بات اور ہے اور شاعری کی اور ہے
فرق کا ملحوظ رکھنا ہے نہایت لازمی
ہو اگر گڈ مڈ تو املا پر ستم ہے جو رہے

ابوالاقبال

محسن ہے مہرباں ہے تُو اور خدا مرا

یارب یہ ذرہ ذرہ ہو تجھ پہ فدا مرا — محسن ہے مہرباں ہے تو اور خدا مرا
تیرے لئے ہو میری زبانِ تشکرات — تیرے لئے ہو نغمۂ حمد و ثنا مرا
میں کچھ نہ تھا نہ تھا مرا نام و نشان کچھ — تجھ سے ہی یہ وجود عدم سے ہوا مرا
ذراتِ خلق سے ہے تناسب کیا عطا — ہر لحظہ تربیت سے فنا ہے بقا مرا
اسماءِ خلق معنیٔ اسماء فیض ہیں — سارا جہان فیض سے خادم بنا مرا
کیا نورِ معرفت ہے کہ اسرار کھل گئے — ہر ذرہ سوئے مہر ہوا رہنما مرا
ساحل کے ہے بغیر وہ اک بحرِ بیکراں — یعنی نہیں محاط وہ بے انتہا مرا
ممکن سے بھی مراد ہے احسان و حسن ہی — ممکن وجوب سے ہی تماشہ بنا مرا
ہر ممکنِ وجوب ہے اسرار کا جہاں — عرفانِ سرِّ قدس ہوا انتہا مرا
ہر راز دارِ بارگہِ قدس و معرفت — جز ہست پے نہ پا سکا وہ ہمنوا مرا
بے فیضِ وحیٔ حق ہے یہ منزل بہت ہی دور — جز قول و فعل مل نہ سکے دلربا مرا
اک حزبِ انبیاء و رسل ہے جہان میں — جس کے ذریعہ سے ملے بیشک خدا مرا
گو فلسفی ہے عقل سے اس کی تلاش میں — جز انبیاء نہ پائے گا ہرگز ہما مرا
قرب و وصال و معرفت و عشق کا ثمر — جنّت کے اس نعیم پہ دل ہے فدا مرا
یارب بہ فضلِ خویش یہ ساغر پلا مجھے — خود منزلِ قریب میں ہو رہنما مرا
تیرے بغیر فضل کے ہر سعی ہیچ ہے — کب کر سکے وہ خلق، کرے جو خدا مرا

قدسی بھی دارِ قدس میں داخل نہ ہو سکے
قدّوس جب تلک نہ بنے حق نما مرا

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

روزنامہ الفضل 12- ستمبر 1959ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

چہ حاجتست کہ تیغ از برائے دیں بکشی
نہ دیں بود کہ بہ خونریزیش بقا باشد

اس بات کی کیا ضرورت ہے کہ تو دین کی خاطر تلوار کھینچے وہ دین دین نہیں جس کی بنا خونریزی پر ہو

چو دیں مدلّل و معقول و با ضیا باشد
کدام دل کہ ازاں مذہبش ابا باشد

جبکہ دین مدلل معقول اور روشن ہو تو وہ کون سا دل ہوگا جسے ایسے مذہب سے انکار ہو

چو دیں درست بود خنجرے نمے باید
کہ زور قول موجّہ عجب نما باشد

جب دین صحیح ہو تو اس کے لئے خنجر درکار نہیں کیونکہ بادلائل کلام کی طاقت معجز نما ہوتی ہے۔

تو از سرائے طبیعت نیامدی بیروں
ازیں ہمہ ہوست جبر باجفا باشد

چونکہ تو ابھی نفسانی خواہشات کے چکر سے نہیں نکلا اس وجہ سے تیری ساری خواہش ظالمانہ جبر کے لئے ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے ان فارسی اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کسی کو اپنے دین کی طرف مائل کرنے کے لئے کسی جبر اور تشدد کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جس دین کو جبر اور تشدد کے ساتھ منوایا جائے وہ حقیقت میں دین ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر دین کی باتوں کو مدلل طور پر پیش کیا جا سکے اور ان کی معقولیت کو روز روشن کی طرح واضح کر دیا جائے تو ہر شخص اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ کیونکہ انسانی فطرت یہی کچھ چاہتی ہے۔ اور جو بات دلیل کے ساتھ کی جاتی ہے اور جسے آسانی کے ساتھ سمجھایا جا سکتا ہے۔ اس کے مقابلے میں تشدد اور جبر بے فائدہ اور بے کار نظر آتے ہیں۔ صرف وہ لوگ جن کی فطرت میں ظالمانہ کارروائیاں ہیں اور جو اپنی خواہش کے بندے بن جاتے ہیں وہ دوسروں پر تشدد اور ظلم کو روا رکھتے ہیں۔ انسان اپنے لئے کبھی نہیں چاہتا کہ اس سے کوئی بات منوانے کے لئے اس پر تشدد کیا جائے تو پھر وہ دوسروں پر کیوں تشدد کرے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک سچائی کا تعلق ہے اس میں فطرت کے ساتھ مناسبت پائی جاتی ہے۔ اور سچائی بذات خود اس بات کی تردید کرتی ہے کہ اسے دوسروں کے سامنے پیش کرنے اور اسے قبول کرنے کے لئے جبر کیا جائے۔ عقلمند لوگ کبھی ایسا نہیں کرتے اور حضرت صاحب ہر عقل مند کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اسے دلائل سے کام لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم دعوت الی اللہ میں نرمی پیار اور عقل سلیم سے کام لیتے ہوئے دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانے پر لا سکیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بے شک یہ بات سب کے فہم میں آسکتی ہے کہ انسان اپنی اس غافلانہ زندگی میں جو ہر دم تحت الثریٰ کی طرف کھینچ رہی ہے۔ اور علاوہ اس کے تعلقات زن و فرزند اور ننگ و ناموس کے بوجھل اور بھاری پتھر کی طرح ہر لحظہ نیچے کی طرف لے جا رہے ہیں ایک بالائی طاقت کا ضرور محتاج ہے جو اس کو سچی بینائی اور سچا کشف بخش کر خدا تعالیٰ کے جمال باکمال کا مشتاق بنا دیوے۔ سو جاننا چاہئے کہ وہ بالائی طاقت الہام ربانی ہے جو عین دکھ کے وقت میں سرور پہنچاتا ہے اور مصائب کے ٹیلوں اور پہاڑوں کے نیچے بڑے آرام اور لذت کے ساتھ کھڑا کر دیتا ہے۔ اور دقیق در دقیق وجود جس نے عقلی طاقتوں کو خیرہ کر رکھا ہے اور تمام حکیموں کی عقل اور دانش کو سکتہ میں ڈال دیا ہے وہ الہام ہی کے ذریعہ سے کچھ اپنا پتہ دیتا ہے۔ اور انا الموجود کہہ کر سالکوں کے دلوں کو تسلی بخشتا ہے اور سکینت نازل کرتا ہے اور انتہائی وصول کی ٹھنڈی ہوا سے جان پژمردہ کو تازگی بخشتا ہے۔ یہ بات تو سچ ہے کہ کلام الٰہی ہدایت دینے کے لئے کافی ہے۔ مگر کلام الٰہی جس کو ہدایت کے چشمہ تک پہنچاتا ہے۔ اس میں پہلی علامت یہی پیدا ہو جاتی ہے کہ مکالمہ طیبہ الٰہیّہ اس سے شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے نہایت درجہ کی انکشافی معرفت اور چشم دید برکت و نورانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ عرفان حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جو مجرد تقلیدی اٹکلوں یا عقلی ڈھکوسلوں سے ہرگز نہیں مل سکتا۔ چونکہ تقلیدی علوم محدود اور مشتبہ ہیں اور عقلی خیالات ناقص و ناتمام ہیں۔ اور ہمیں ضرور حاجت ہے کہ براہ راست اپنے عرفان کی توسیع کریں۔ کیونکہ جس قدر ہمارا عرفان ہو گا اسی قدر ہمیں ولولہ اور شوق جوش مارے گا۔ کیا ہمیں باوجود ناقص عرفان کے کامل ولولہ اور شوق کی کچھ توقع ہے؟ نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ سو حیرت اور تعجب ہے کہ وہ لوگ کیسے بدفہم ہیں جو ایسے ذریعہ کاملہ وصول حق سے اپنے تئیں مستغنی سمجھتے ہیں۔ جس سے روحانی زندگی وابستہ ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ روحانی علوم اور روحانی معارف صرف بذریعہ الہامات و مکاشفات ہی ملتے ہیں اور جب تک ہم وہ درجہ روشنی کا نہ پالیں تب تک ہماری انسانیت کسی حقیقی معرفت یا حقیقی کمال سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتی۔

ایک اچھی بات

بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانی نے 21۔ اکتوبر 1950ء کو فرمایا۔

احمدیت میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے وہ ایمان ہے۔ عقیدہ اس کا ایک حصہ ہے۔ یعنی ایمان دو چیزوں کا نام ہے۔ اور وہ عقیدہ اور قوت محرکہ ہیں۔ اور عقیدہ ایک چیز کا نام ہے یعنی کسی چیز کو سچا سمجھنا۔ پھر ایک شخص کو کام کا جوش ہوتا ہے جو اس میں نہیں یعنی عقیدہ اور قوت محرکہ الگ الگ بھی پائی جاتی ہیں۔ ہزاروں ہزار آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو عقیدہ رکھتے ہیں لیکن ان میں قوت محرکہ نہیں پائی جاتی۔ اسی طرح ہزاروں ہزار آدمی ایسے ہوتے ہیں جن میں عقیدہ نہیں پایا جاتا صرف قوت محرکہ پائی جاتی ہے۔ وہ کام کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے۔ گویا عقیدہ مقصد پر دلالت کرتا ہے اور ایمان مقصد اور اس کے مطابق عمل پر دلالت کرتا ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو مقصد رکھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے۔ اور دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو عمل کرتے ہیں لیکن کوئی مقصد نہیں رکھتے۔ لیکن صاحب ایمان وہ ہے جو مقصد اور عمل دونوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دوسری چیز جو احمدیت میں داخل ہو کر انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ وہ عمل ہے۔ ایمان کے بعد عمل کا مقام آتا ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے۔ جہاں قوت محرکہ عمل میں آجاتی ہے۔ مثلاً بیلنا ہے۔ بیلنے میں اگر گنا ڈالا جائے جو قوت محرکہ کا قائم مقام ہے اور پھر بیلنا حرکت کرے تو اس سے رس ٹپکنے لگتی ہے۔ اسی طرح انسان کے اندر جب عقیدہ پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ بھی پیدا ہوتی ہے تو قوت محرکہ مقصد کے ساتھ مل کر رس پیدا کرتی ہے۔ جس طرح بیلنا ہو۔ مگر اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو بیلنے کو حرکت دینے سے رس نہیں ٹپکتی۔ اسی طرح اگر صرف عقیدہ ہی عقیدہ ہو قوت محرکہ نہ ہو تو اس سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ جس طرح جب بیلنے کو حرکت نہ دی جائے اور اس میں گنا نہ ڈالا جائے انسان رس حاصل نہیں کر سکتا۔ رس نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیلنا میں گنے ڈالے اور پھر اسے حرکت دے اسی طرح جب کوئی مقصد معین ہوتا ہے اور پھر انسان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے کہ اسے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ اور پھر انسان وہ کام کرنے لگ جائے تو اس کو عمل کہتے ہیں۔

عمل کے بغیر بھی انسان صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ میں نے بتایا ہے کہ خالی بیلنا حرکت کرتا رہے اس میں گنا نہ ڈالا جائے تو رس حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح عقیدہ ہو لیکن قوت محرکہ صحیح طور پر کام نہ کرے تو ایمان بے کار ہے۔ اسی طرح اگر عمل ہو اور ایمان نہ ہو تو وہ عمل بھی بے کار ہے۔ اس کا کوئی مفید نتیجہ حاصل نہیں ہو گا۔ یورپ والے کتنا عمل کر رہے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ عمل ایمان کے تابع نہیں اس لئے وہ روحانیت سے دور ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اخبار احمدیہ لندن جنوری فروری 1996ء)

......

یونائٹڈ نیشنز کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر

محمود ہال لندن میں ایک تاریخ ساز تقریب

10- دسمبر 1995ء بروز اتوار بیت الفضل لندن سے ملحقہ محمود ہال میں اقوام متحدہ کی پچاسویں سالانہ تقریبات کے سلسلہ میں ایمنسٹی انٹرنیشنل اور یونائیٹڈ نیشنز ایسوسی ایشن برطانیہ کے زیر اہتمام ایک تاریخ ساز تقریب منعقد ہوئی- جس میں دو سو کے قریب مختلف مذاہب کے نمائندوں نے شرکت کی- اس تقریب کے لئے جماعت احمدیہ برطانیہ کو مہمانی کا شرف حاصل ہوا-

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت کی صدارت میں اس تقریب کا آغاز مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے تلاوت سے کیا- مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایمنسٹی انٹرنیشنل کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جماعت احمدیہ کو اس تقریب کے منعقد کرنے کا موقع فراہم کیا-

مکرم امیر صاحب نے بیت الفضل لندن کی تاریخ کے حوالے سے بتایا کہ 1924ء میں انگلستان میں ہونے والی ویمبلے کانفرنس جس میں مذاہب عالم کے نمائندوں نے شرکت کی تھی- اس موقع پر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نے شرکت فرمائی اور بیت الذکر کی بنیاد رکھی- جب سے یہ بیت الذکر مختلف مذاہب کے مابین رواداری کو ابھارنے کے لئے اہم کردار ادا کر رہی ہے-

جولائی 1935ء میں کراؤن پرنس فیصل جو بعد میں سعودی عرب کے بادشاہ بنے انہوں نے یہاں ایک تقریب میں شرکت فرمائی اور خراج تحسین پیش کیا- اس سے قبل 1933ء میں پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناح کا بھی اس بیت سے گہرا تعلق رہا- اسی جگہ انہوں نے ہندوستان واپس جاتے ہوئے تحریک پاکستان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے پروگرام کا اعلان فرمایا-

جہاں تک حقوق انسانی کا تعلق ہے جماعت احمدیہ بنیادی طور پر اسے اپنے ایمان کا ایک حصہ سمجھتی ہے- مکرم امیر صاحب نے وضاحت فرمائی کہ مذہبی رواداری اور اپنائیت کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے عقائد کو بدل دیں بلکہ جو اخلاقی قدریں تمام مذاہب میں یکساں ہیں' اس کی طرف کلام الٰہی ہدایت دیتا ہے کہ قدر مشترک کی طرف اکٹھے ہو جاؤ- آج کی یہ تقریب بھی اسی مقصد عظیم کے تحت ہے اور ہم بفضل تعالیٰ اس مقصد سے دل و جان سے وابستہ ہیں-

مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد جناب رے ولکنس' پبلک ریلیشن آفیسر برائے یو- این کمیشن برائے مہاجرین نے اپنے خطاب سے پہلے جناب بطرس غالی' سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کا ایک خاص پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے بیت الفضل میں منعقد ہونے والی اس تقریب سے متعلق اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا- انہوں نے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ اقوام متحدہ نہ صرف شخصی حقوق کے لئے کوشاں ہے بلکہ معاشی- معاشرتی اور تہذیبی حقوق کے لئے بھی جدوجہد کر رہی ہے- قاعدے قوانین آج محض ڈھکوسلے بن کر رہ گئے ہیں- اس لئے ضرورت ہے کہ ایسے اقدام سے کام لیا جائے کہ یقین ہو سکے کہ ان قواعد و ضوابط کا احترام کیا جا رہا ہے- یہی وجہ ہے کہ ہم عالمی سطح پر انسانی حقوق کی طرف مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور زور دے رہے ہیں-

جمہوریت کے قیام پر زور دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ یہی ایک ذریعہ ہے جو انفرادی اور اجتماعی حقوق کو بحال رکھ سکے- اسی سے حکومتوں اور مختلف طبقات میں یکسانیت اور یکجہتی پیدا کی جا سکتی ہے- جمہوریت ہمارا مشترکہ اثاثہ ہے- اسے عالمی وسعت حاصل ہے- حقوق انسانی ہمارا مقصد حقیقی ہے جس کے لئے ہم نے اجتماعی طور پر مل جل کر انتھک کام کرنا ہے-

جناب بطرس غالی کے اس پیغام کے بعد جناب ولکنس نے دنیا بھر کے مظلوم انسانوں کے دکھوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت دنیا بھر میں 5 کروڑ مظلوم انسان بے یارومددگار زندگی بسر کر رہے ہیں- یہ تعداد برطانیہ کی آبادی کے لگ بھگ ہے- دکھ کی بات یہ بھی ہے کہ اس تعداد میں 75% تعداد عورتوں اور بچوں کی ہے جنہیں پے در پے جبر و تشدد اور ہوس کا نشانہ بنایا گیا ان کے دکھوں کی جو بھی تصویر بنائی جائے وہ ادھوری ہو گی- ان مہاجرین کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے-

دوسری طرف یورپ کے ممالک پناہ گزینوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اپنے امیگریشن اور اسائلم کے قوانین سخت کر رہے ہیں- یہ رویہ بلاشبہ 1951ء کے رفیوجی حقوق کے ریزولیوشن کے سراسر منافی ہے- جہاں ہم اس سلسلہ میں تاریک پہلوؤں کو دیکھتے ہیں وہاں روشنی کی ایک کرن بھی ہے- جیسا کہ موزنبیق کے دو کروڑ مہاجرین واپس لوٹ رہے ہیں- اسی طرح بوسنیا کے پناہ گزین جو ظلم و استبداد کی چکی میں پس کر یہاں پہنچے ان کی واپسی کے منصوبے بھی زیر غور ہیں لیکن سوچنے کی یہ بات ہے کہ آیا ایسے لوگ پھر زندگی میں کہیں اکٹھے ہو سکتے ہیں یا نہیں- ان کی آبادکاری اگر مناسب طریق پر جاری رہے تب بھی اس پر کروڑہا ڈالرز اور ان گنت سال درکار ہوں گے-

افریقہ کے شکستہ عدالتی نظام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسے عدالتی نظام مستحکم کرنے کی ضرورت ہے- روانڈہ کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اس پر جو بے دریغ رقوم خرچ کی گئی ہیں اگر اس کا ایک حصہ بھی مخصوص کیا جا سکتا تو اس سے کروڑہا انسانوں کو ظلم و استبداد اور موت کے منہ سے بچایا جا سکتا تھا-

اس خطاب کے بعد جماعت احمدیہ کے بچوں نے کورس کے رنگ میں عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا-

جناب نک ہارڈوک جو رفیوجی کونسل کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے بتایا کہ دنیا میں اس وقت مہاجرین کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے جبکہ 50 کروڑ انسان اپنے ہی ملکوں میں اپنے ہی شہریوں کے ہاتھوں ایذا پذیر ہیں- اس مسئلہ کے حل میں بہت سے نزاع پائے جاتے ہیں جیسا کہ اس ملک میں سیاسی پناہ گزینوں کی مراعات ختم کی جا رہی ہیں- ایسی صورت میں وہ کس طرح گزر اوقات کر سکیں گے اور زندہ رہ سکیں گے-

اس کے بعد محترم مظفر کلارک صاحب ریجنل امیر جماعت احمدیہ برمنگھم نے تفصیل سے حضرت رسول کریم ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع سے اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ ؐ نے نصیحت فرمائی تھی کہ تمام (-) ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں- سب برابر ہیں- کوئی قوم دوسری قوم پر فضیلت نہیں رکھتی-

نائیجیریا سے مس ورابی اولا نے انسانی حقوق کی پامالی کے ذکر میں اپنے والد چیف ابی اولا پر توڑے گئے مظالم کی داستان پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ نائیجیریا میں جمہوریت کی بحالی چاہتے تھے- 1993ء میں وہ برطانیہ میں سیاسی پناہ پر مجبور ہوئے- جونہی وہ اپنے وطن واپس پہنچے تاکہ جمہوریت' بہتر معیشت اور انصاف کی راہیں استوار کر سکیں انہیں جیل میں بغاوت کے الزام میں قید کر دیا گیا-

بوسنیا سے محترمہ خدیجہ ایڈوک نے بوسنیا میں ہونے والے مظالم کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان سب مظالم کا نقشہ کھینچیں تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں-

آخر میں ڈائرکٹر آف ایمنسٹی انٹرنیشنل جناب ڈیوڈبل نے جملہ کاروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ باتیں ہمارے جذبات کو جھنجوڑنے والی تھیں- سب مہمان شکریہ کے مستحق ہیں- خاص طور پر میزبان جماعت احمدیہ برطانیہ جس نے مہمان نوازی کا حق ادا کیا-

انہوں نے فرمایا کہ حقوق انسانی کے دن کو اس لحاظ سے خاصی اہمیت حاصل ہے کہ یہ اقوام متحدہ کی پچاسویں سالگرہ کی تقریبات کا ایک حصہ ہے- اس تعلق میں یہ بعض ممالک میں پہنچنے والی ایذا رسانیوں اور ناانصافیوں کو اجاگر کرنے کا ذریعہ ہے- اس وقت 185 ممالک میں سے 120 ممالک اپنے ہی لوگوں کو ایذا کا نشانہ بنائے ہوئے ہیں- 78 ممالک میں انسانوں کو "ضمیر کے قیدی" بتایا گیا ہے- انسانی حقوق کی اس پامالی پر ہمیں جذبات سے ہٹ کر اپنی توجہ کو زیادتیوں کے قلع قمع کی طرف مرکوز رکھنا چاہئے- جناب ڈیوڈ نے بتایا کہ ہمیں اس بات کو بھی ماننا پڑے گا کہ ہماری کوششیں ابھی کافی نہیں ہیں- جہاں تک اس ملک کا تعلق ہے' برطانیہ اقوام متحدہ کے بانی مبانی ممالک میں سے ہے- یہی ملک 1991ء کے معاہدوں کے برعکس ایسے قوانین مرتب کر رہا ہے جس کے تحت سیاسی پناہ گزین حفاظت سے محروم ہو جائیں گے-

انہوں نے اپنے خطاب کو حضرت رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد پر ختم کیا جس میں فرمایا گیا تھا کہ کسی انسان کو کسی انسان پر فوقیت اور برتری حاصل نہیں- نہ کالے کو گورے پر- نہ گورے کو کالے پر- نہ عربی کو غیر عربی پر- نہ غیر عربی کو عربی پر- پس ہمیں چاہئے کہ اس پیغام کو ایسی طاقتوں کے پاس پہنچائیں جو مصیبت زدوں کی مدد کے اہل ہیں-

اس تقریب کی کارروائی مکرم امیر صاحب کے شکریہ پر ختم ہوئی- بعد میں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا-

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے- اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے- کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو- کیا تم ایک ریزہ کھانے کا منہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو- ہرگز نہیں- پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی (-) یا روزہ سے سنور نہیں سکتی- روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں عبادت ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ- اور اعمال صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو- تا وہ ہرا بھرا ہو- اور پھلے پھولے- اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ-

یاد رکھو- ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ہے- کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمال صالحہ سرزد نہ ہوں- اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو- ورنہ کسی کام کا نہ ہو گا- لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں انعامات نہیں ملتے- جن کا وعدہ تھا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

مولانا محمد شفیع اشرف

محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب

مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب آف ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی جن کی وفات کی خبر الفضل مورخہ 3- نومبر میں شائع ہو چکی ہے- راولپنڈی کی جماعت کے ایک نہایت ہی مخلص- متقی اور سرگرم کارکن تھے- اچانک وہ بیمار ہوئے اور تین دن کے اندر اندر ہی 3- اکتوبر کو وہ وفات پا گئے- ان کی علالت اور اچانک وفات کا بھی یہاں کے دوستوں کو تب علم ہوا- جب ان کا جنازہ فوری طور پر ربوہ لے جایا جاچکا تھا-

چوہدری ہدایت اللہ صاحب موضع سوہاواں ڈھلواں کے رہنے والے تھے اور یہاں ماڈرن موٹرز لمیٹڈ میں بطور کیشیر ملازم تھے وہ اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال بھی تھے اسی طرح اپنی عمر کے لحاظ سے وہ انصار اللہ کے بھی سرگرم کارکن تھے- بہت مخلص بہت دعاگو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے انسان تھے- جماعتی کاموں میں ہمیشہ سرگرمی اور اخلاص کا مظاہرہ کرتے اور تمام تقریبات میں شامل ہونے کی کوشش کرتے- طبیعت میں بہت سادگی انکسار لیکن محبت اور ملنساری کا رنگ تھا- دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اکثر وہ مجھ سے لٹریچر اس غرض سے حاصل کیا کرتے تھے کہ اپنے دوستوں میں تقسیم کریں جماعتی کاموں میں بھی اور اپنی ملازمت کے سلسلہ میں بھی اپنے رفقاء کے ساتھ وہ قابل تعریف حد تک تعاون کرنے والے تھے اپنے فرائض کو بہت بشاشت اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتے تھے-

جماعتی لٹریچر کے مطالعہ کا بے حد شوق تھا- اور اس طرح وہ اپنے علمی ذوق میں بھی کافی ترقی کر چکے تھے- کسی جماعتی جلسہ میں جب بھی ان سے تقریر کے لئے یا کسی موقعہ پر مشورہ اور اظہار خیال کے لئے کہا گیا- انہوں نے بہت ادب اور احترام اور اخلاص کے ساتھ ایسے مواقع پر اپنے فرض کو ادا کیا- جماعتی کاموں کی سرانجام دہی میں وہ بہت پیش پیش تھے- اور سیکرٹری مال کے فرائض کے علاوہ اپنے حلقہ کی تنظیم اور تربیت کے دوسرے کاموں میں بھی وہ بہت دلچسپی لیتے تھے- ان کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی تھی کہ وہ اپنے فرائض کو بہت بے نفسی اور انکساری کے ساتھ ادا کرتے تھے اور دوسرے جماعتی عہدیداروں کے ساتھ ان کا طرز عمل ہمیشہ بہت ادب اور احترام کا ہوتا تھا- جب کبھی وہ اپنے حلقہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مجلس عاملہ وغیرہ کے اجلاس میں شامل ہوتے تو جب کبھی ان سے بات دریافت کی جاتی یا وہ از خود کوئی رائے دیتے تو نہایت ادب کے ساتھ اور نہایت جچے تلے انداز میں پوری دیانت اور اخلاص کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے- وہ بہت ہی قابل رشک خوبیوں کے مالک تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ احمدیت کے طفیل وہ اپنے قول اور فعل سے ان لوگوں میں شامل تھے جو اپنے وجود کو فنا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مگن رہتے ہیں- 3- نومبر کو جمعہ کے بعد خاکسار نے راولپنڈی کے تمام احباب کے ساتھ ان کا جنازہ غائب پڑھا- تمام دوست جو ان سے ذاتی طور پر واقف تھے ان کی وفات پر دلی صدمہ محسوس کر رہے ہیں اور قریباً انہی تاثرات کا اظہار کرتے ہیں جن کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں-

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے جملہ متعلقین بالخصوص ان کے کمسن بچوں اور بچیوں کا خود حافظ و ناصر ہو- اور راولپنڈی کی جماعت میں بھی ان کی وفات سے جو کمی محسوس ہو رہی ہے اسے اپنے فضل سے پورا کرے- آمین- ثم آمین-

مکرمہ صالحہ صاحبہ بنت محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نے لکھا-

ابا جان کے لفظ میں کس قدر مٹھاس اور چاشنی ہے- ابا جان کس قدر پیار بھری ہستی کا نام ہے- ابھی کچھ دن ہی ہوئے ابا جان ہم سے مل کر گئے تھے اس لئے ابا جان کے ساتھ وفات یافتہ کا لفظ کچھ اجنبی سا لگتا ہے آپ کی اچانک وفات پر چند دن ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک دل و دماغ ہوش میں نہیں...... بے قرار جذبات میں آپ کے بارے میں کچھ لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں-

ابا جان کچھ عرصہ سے ملازمت کے سلسلے میں خود راولپنڈی رہتے تھے اور ہمارے متعلق بڑے مطمئن تھے کہ ہم لوگ ربوہ کی ایمان افروز فضاؤں میں رہتے ہیں اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں- مہینہ دو مہینہ کے بعد صرف ایک دن کے لئے گھر آجاتے اور ہماری خوشیوں میں اضافہ فرماجاتے-

ہم سب بہنوں کو کلام الٰہی سات اور آٹھ سال کی عمروں میں ہی ختم کروا دیا- اور پھر کہتے کہ اب ترجمہ سے پڑھو تا کہ تمہیں پتہ چلے اس میں کیا ہے اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو- اسی طرح آپ ہمیں بچپن ہی سے حدیثیں اور درثمین کی نظمیں یاد کرانے میں دلچسپی لیتے اور جلد یاد کر لینے پر انعام دیا کرتے- ابا جان کو حضرت بانی سلسلہ کی کتابوں سے بھی بہت شغف تھا- جب بھی دیکھو کوئی نہ کوئی کتاب ان کے ہاتھ میں ہوتی- ہمیں بھی نصیحت کرتے کہ عبادت کامیابی کی نشانی ہے اگر عبادت کو چھوڑ دیا تو پھر تم کہیں کی نہ رہو گی اور یہ کہ انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے اور کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہئے- جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہو- آپ بڑے متوکل- سادگی پسند نہایت درجہ خلیق و ملنسار اور بڑے مہمان نواز تھے- آپ سلسلہ احمدیہ کے جان نثار خادم تھے- حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے عشق اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے غیر معمولی عقیدت اور حضرت امام جماعت الثالث...... سے والہانہ انس و اطاعت گزاری کا جذبہ دل میں رکھتے تھے-

ابا جان کہا کرتے تھے کہ وہ انسان کس قدر خوش نصیب ہوتا ہے کہ جس کا جنازہ امام جماعت پڑھائے اور جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہو- اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دونوں خواہشیں پوری کر دیں چنانچہ آپ کی وفات کے بعد راولپنڈی سے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے از راہ شفقت عشاء کے بعد آپ کا جنازہ پڑھایا اور بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی- ہم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ابا جان کی نعش کو ربوہ پہنچانے کے انتظامات کئے- اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دے-

راولپنڈی بسلسلہ ملازمت آنے سے قبل ابا جان پہلے کنڈیارو میں جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ رہے پھر نواب شاہ آگئے اور وہاں بھی کافی عرصہ پریذیڈنٹ کی حیثیت سے خدمت کرتے رہے اور راولپنڈی میں بھی آکر خدمت سلسلہ میں آخر وقت تک مصروف رہے- چنانچہ یہاں اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال کے فرائض بڑی تندہی سے بجالاتے رہے-

ہم ابا جان جیسی شفیق ہستی محسن باپ سے محروم ہو گئے ہیں- پانچ بہنیں ہونے کے باوجود ہمیں اتنا پیار کرتے کہ دونوں بھائیوں سے بھی بڑھ کر- کہا کرتے تھے کہ بیٹیاں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہوتی ہیں-

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و شکر سے اس کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور اپنے سہارے کے سوا کسی کا محتاج نہ کرے اور صبر جمیل عطا کرے- اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و برکت سے ابا جان کو جنت میں جگہ دے- اور اپنی رحمتوں کی بارش ان پر کر دے اور ہم بہن بھائیوں کو توفیق دے کہ ہم ابا جان کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں-

(الفضل 14- نومبر 1967ء)

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جب 1967ء میں یورپ کے دورے سے واپس تشریف لائے تو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے ایک خصوصی تقریب منعقد کی- اس موقعہ پر مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم-اے- صدر عمومی نے اہالیان ربوہ کی طرف سے سپاس نامہ پیش کیا- اس کے جواب میں جو تقریر حضرت صاحب نے فرمائی اس میں بتایا کہ یورپ میں اب ایسے احمدی پیدا ہو چکے ہیں جو اپنا سب کچھ دین حق کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں- اور کہ آپ نے اس سفر میں اہل یورپ کو بڑی وضاحت سے بتایا کہ صرف دین حق ہی انہیں تباہی سے بچا سکتا ہے- احمدی احباب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے ہر جگہ احباب جماعت کی آنکھوں میں اخلاص و محبت کے دریا چھلکتے ہوئے نظر آئے- ایڈریس کے جواب کے آغاز میں حضرت صاحب نے فرمایا-

اس وقت جو ایڈریس پڑھا گیا ہے- اس میں ایک تو اس تعلق اخوت و عقیدت کا اظہار ہے جو خدائی جماعتیں اپنے امام سے رکھتی ہیں- اور دوسری طرف اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ خدا وہ دن جلد تر لائے جب ساری دنیا میں دین حق غالب ہو اور ہر دل خدائے واحد پر ایمان لانے والا اور اس کی حمد کرنے والا بن جائے-

آپ نے فرمایا مختلف سٹیشنوں پر جماعت کے احباب مرد و زن مجھے ملے- کراچی سے ہم روانہ ہوئے پہلے جہاز تہران کے ہوائی اڈے پر اترا وہاں بھی کچھ احمدی دوست موجود تھے- جن سے مل کر انتہائی خوشی ہوئی- پھر ہم ماسکو کے ہوائی اڈے پر اترے جہاں ابھی تک کوئی احمدی ایسا نہیں تھا کہ وہاں ملنے کے لئے آیا ہوتا- اس کے بعد فرینکفورٹ (جرمنی) کے ہوائی اڈے پر جہاز اترا- وہاں اپنی بہت الحمد بھی ہے- مشن ہاؤس بھی ہے- مربی بھی ہے- چنانچہ ہوائی اڈے پر پاکستانی احمدی بھی موجود تھے اور جرمن احمدی بھی موجود تھے- ان کے چہروں پر جب میری نظر پڑی تو بلا امتیاز پاکستانی بھی اور وہاں کے رہنے والے بھی ان کی آنکھوں میں محبت کے دریا چھلکتے نظر آئے- اور ان کے لئے میرے دل کی جو کیفیت تھی اس کا بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے- پھر ہم زیورچ گئے- ہیگ گئے- ہیمبرگ گئے پھر وہاں سے کوپن ہیگن گئے- پھر لندن گئے- پھر گلاسگو گئے- گلاسگو سے واپسی پر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چین پر امریکی پابندیوں کا معاملہ

روس کے صدر بورس یلسن نے چین کا دورہ کیا ہے اور اس دورے کے دوران یہ طے پایا ہے کہ روس اور چین ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے۔ اخبارات نے یہ خبریں دیتے ہوئے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ امریکہ کو اس بات کا خاص نوٹس لینا چاہئے کہ ایک لمبے عرصے سے ایک دوسرے کے دشمن آپس میں دوست بن گئے ہیں۔ امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ چین کو دئے جانے والے تمام قرضے اس وقت تک معطل کر دئے جائیں جب تک کہ سیکرٹری آف سٹیٹ یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ رنگ میگنٹس پاکستان بھیجنے کی وجہ سے ان پر پابندیاں عائد کی جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی حکومت نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ چین عملی طور پر اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ ایٹمی اسلحے کا پھیلاؤ رکنا چاہئے۔ چونکہ اس معاملے کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا سیکرٹری آف سٹیٹ نے کہا ہے کہ فوری طور پر تجارتی قرضے روک لئے جائیں۔ یہ اعلان ایک ایسے خط کے ذریعے کیا گیا ہے جس کے تحت اقتصادی امور کے انڈر سیکرٹری نے بینک کو اطلاع دی ہے۔ کہتے ہیں کہ سیکرٹری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے حقوق کے اندر رہتے ہوئے اس حد تک جا سکتے ہیں۔ تمام قرضوں کا معطل کر دینا ایک دفعہ پھر چین اور امریکہ کے حالات کو خراب کرنے کا باعث بنے گا۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی چین نے کہا ہے کہ اسے اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں۔ اور اگر امریکہ اس پر کوئی پابندی لگائے گا تو چین بھی ان پابندیوں کا جواب دے سکتا ہے۔

○○○

افغان خواتین کی انقلابی ایسوسی ایشن

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں افغانستان میں بعض ایسے علاقے بھی ہیں جہاں عورتوں اور بچیوں کے سکول بند کر دئے گئے ہیں عورتوں کو دفاتر سے نکال دیا گیا ہے اور انہیں باقاعدہ پردے میں باہر آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اب وہاں خواتین نے ایک انقلابی ایسوسی ایشن قائم کر لی ہے جس کے اراکین نے گزشتہ روز پشاور میں ایک مظاہرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج سے سات سال قبل افغانستان کی حکومت کا مجاہدین کے ہاتھ آنا ایک اچھی بات نہیں تھی۔ کہتے ہیں کہ سینکڑوں خواتین نے گورہ قبرستان سے مظاہرہ شروع کیا اور پشاور کلب تک جلوس نکالا۔ ربانی حکومت کی مذمت کی۔ طالبان کے لیڈروں کو بھی برا بھلا کہا اور گلبدین حکمت یار کو بھی۔ اور کہا کہ افغانستان میں جو خون خرابا ہو رہا ہے وہ انہی لوگوں کی وجہ سے ہے۔ کہتے ہیں کہ افغان صدر ربانی کے پتلے کو پھانسی بھی دی گئی۔ اور اسی طرح ان کے قریبی ساتھی سیاف اور گلبدین حکمت یار کو بھی۔ مظاہرہ کرنے والوں نے اقوام متحدہ کی بھی مذمت کی اور کہا کہ وہ جن کوششوں میں مصروف ہیں ان سے کسی صورت بھی افغانستان میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ غلط امیدیں بروئے کار لائی جا رہی ہیں۔ تنظیم اسلامی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ تنظیم بھی کوئی کامیابی حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ افغان حکومت کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ پاکستان کے متعلق پالیسیاں غلط ہیں۔ اور یہ کہ ربانی حکومت پاکستان کے خلاف اپنے عالمی پراپیگنڈے کو تیز سے تیز کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی خونی پالیسیوں پر پردہ ڈال سکے۔

○○○

حکمت یار کی کابل حکومت سے صلح

افغانستان کے معاملات میں گزشتہ کئی ماہ کے دوران ہونے والی سب سے بڑی پیش رفت یہ ہے کہ افغانستان کے مجاہدین کے ایک بڑے گروپ کے سربراہ گلبدین حکمت یار نے کابل حکومت کے صدر برہان الدین ربانی سے صلح کر لی ہے اور اب وہ صدر ربانی کی حکومت میں بطور وزیراعظم شامل ہونے کو تیار ہیں۔ اس بارے میں جو خبریں مل رہی ہیں ان میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ حزب اسلامی اور کابل انتظامیہ کے درمیان معاہدہ طے پا گیا ہے۔ یہ بات صدر ربانی کے ترجمان نے ایک انٹرویو میں بتائی۔ سرکاری ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ حکمت یار کو وزیر دفاع اور وزیر خزانہ کے عہدے دیئے جائیں گے۔ افغان عہدیدار نے کہا ہے کہ سابق وزیراعظم اور حزب اسلامی کے سربراہ گلبدین حکمت یار کسی بھی وقت دوبارہ کابل حکومت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ تاہم افغان عہدیدار نے یہ بھی کہا ہے کہ ابھی بعض معاملات پر تیکنیکی طور پر اختلافات موجود ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان معاملات پر بھی تصفیہ ہو جائے گا۔

○○○

بنگلہ دیش کے انتخابات کی تاریخ

بنگلہ دیش میں انتخابات کرانے کے لئے 12- جون کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بھارت میں انتخابات کے لئے اپریل کے آخری چند دن اور مئی کا پہلا ہفتہ مقرر کیا گیا تھا جس میں پولنگ ہو رہے ہیں۔

پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش کے تینوں ممالک میں اپریل کے آخری ہفتے سے لے کر جون کے آخیر تک شدید گرمی ہوتی ہے۔ پاکستان میں جب بھی انتخابات کی تاریخ مقرر کرنے کی بات ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ شدید گرمی اور شدید سردی کے دن مقرر نہ کئے جائیں۔ شدید سردی کے دنوں کو تو گوارا کر لیا جاتا ہے مگر شدید گرمی کے دنوں کو کبھی بھی الیکشن کی تاریخ کے لئے مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن بھارت اور بنگلہ دیش دونوں ممالک نے اس اصول کو غلط قرار دے دیا ہے اور عملاً کہا ہے کہ جمہوری اصولوں کی پاسداری کے لئے سخت موسم کی تکالیف بھی اٹھانی پڑیں تو اٹھائی جا سکتی ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

تھوڑی دیر کے لئے بریڈ فورڈ ٹھہرے اور ہڈرز فیلڈ کی مخلص جماعت میں ایک گھنٹہ قیام کیا۔ بریڈ فورڈ کے گرد نو احمدی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ ان جماعتوں کے دوستوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ لندن میں سارے ہندوستان کے احمدی وقتاً فوقتاً جمع ہوتے تھے۔ ان سے ملے۔ الوداع کے دن جو نظارہ میں نے لنڈن میں دیکھا۔ ساری عمر اسے فراموش نہیں کر سکتا۔ اس نظارے کے بعد اپنے دل کی جو کیفیت پائی وہ ناقابل بیان ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ اس نظارے کا ایک حصہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ایک بارہ تیرہ سال کا احمدی بچہ بیت الحمد میں کام کیا کرتا تھا۔ وہ نیچے سے پیغام میرے پاس لاتا تھا اور میرا پیغام نیچے لے جاتا تھا۔ جس وقت دعا ہوئی ساری جماعت پر رقت طاری ہو گئی۔ مجھ پر بھی رقت طاری ہوئی۔ ہم نے جہاں اپنے لئے دعا کی وہاں یہ دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ ان قوموں کو ہدایت دے اور وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں۔ دعا ختم کرنے کے بعد میں آنکھیں نیچے کئے کھڑا رہا۔ پھر میں نے اپنے دوستوں کو دیکھا ان کو سلام کیا۔ اسی وقت ہمیں ہوائی اڈے پر جانا تھا اچانک دائیں طرف میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ وہ پیارا بچہ جس کی عمر بمشکل 12-13 سال کی تھی اس وقت بھی اس کی آنکھوں سے پانی کا دریا بہہ رہا تھا۔

مختلف جماعتوں کے اخلاص کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا جب میں ہالینڈ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ہمارے مربی بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ کیونکہ آج کل ان لوگوں میں دین حق کے خلاف بہت تعصب ہے اور بعض مربیوں کا یہ مسئلہ تھا کہ پریس کانفرنس نہ بلائی جائے کہ انہیں پتہ نہیں کہ وہ کیا سوال کریں گے۔ اور پھر وہ کس قسم کے مضامین وہ اپنے اخباروں میں لکھیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ مضامین ہمیں نقصان پہنچانے والے ہوں کیونکہ ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ بعض مربیوں کو مجھے سمجھانا پڑا کہ تم فکر نہ کرو وہ مجھ سے سوال کریں گے اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے ان سوالات کے ایسے جوابات دینے کی توفیق عطا کرے گا کہ جو تفکرات اس وقت تمہارے ذہن میں ہیں وہ باقی نہیں رہیں گے۔ جیسا کہ میں نے ایک خطبہ میں بھی بتایا ہے۔ وہاں ایک نوجوان نے جو غالباً کسی کیتھولک اخبار کا نمائندہ تھا۔ مجھ سے ایک سوال کیا۔ (حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس نے سوال تو بڑے ادب اور احترام سے کیا مگر اس کی آنکھ میں شوخی تھی۔) جب حضرت صاحب نے اس کے سوال کا جواب دیا تو مربی صاحب جو پہلے ڈرے ہوئے تھے انہیں بھی بہت لطف آیا۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا۔ جو تباہی اس وقت دنیا کے سامنے کھڑی ہے۔ اگر روس والوں نے اپنے رب کی طرف رجوع نہ کیا تو روس کی طاقت توڑ دی جائے گی لیکن روسی قوم کی اکثریت اس سے بچا لی جائے گی۔ تبھی تو دین حق ان میں اس کثرت سے پھیلے گا اللہ تعالیٰ نے میری آواز کو (جو دراصل اس عاجز بندے کی آواز نہیں تھی چونکہ میں تو اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے وہاں گیا تھا اور ایک نہایت ہی ادنیٰ خادم کی حیثیت سے گیا تھا۔ ساری دنیا میں پہنچا دیا۔ یورپ میں لاکھوں افراد تک میری آواز پہنچی۔ لیکن آج میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ کروڑوں باشندوں تک میری یہ آواز پہنچی۔ ہیمبرگ (جرمنی) میں ہمارا اندازہ تھا کہ ساٹھ ستر لاکھ لوگوں نے مجھے ٹیلی ویژن پر دیکھا۔ اور انہوں نے میرے پیغام کو سنا۔ اب خبر آئی ہے کہ ڈنمارک کی بیت الاحمدیہ کے افتتاح کی ٹیلی ویژن کی ریل جرمنی کے ٹیلی ویژن کے سارے سٹیشنوں پر دکھائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل ہک اپ کے ذریعے یہ تصویر بعض دوسرے ملکوں میں بھی دکھائی گئی۔ افتتاح کے چھٹے ساتویں روز مجھے نائیجیریا (مغربی افریقہ) وہاں کے مربی انچارج کا خط آیا کہ ہم نے آپ کو افتتاح کے موقعہ پر ٹیلی وژن پر دیکھا ہے۔ اور ساری جماعت اس بات پر بڑی خوش ہے کہ افتتاح کا نظارہ یہاں مغربی افریقہ میں بھی پہنچ گیا۔ اور ایک خبر یہ ہے کہ جس ٹیلی ویژن کمپنی نے افتتاح کے موقعہ پر تصاویر لی تھیں بتایا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں بھی افتتاح کی ٹیلیوژن کی ریل دکھائی جا رہی ہے۔ ایک ملک میں وہ دو دفعہ دکھائی جا چکی ہے۔ پھر ایک براڈ کاسٹنگ کی ریل تیار کی گئی تھی۔ جو دنیا کے مختلف ملکوں میں نشر ہوئی۔ حضرت صاحب نے بی-بی-سی- کے نمائندے کا بھی ذکر کیا اس نے کہا کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

لبنیٰ سعید بنت سعید احمد نگر

سارہ ظہیر بنت ڈاکٹر ظہیر کراچی

محمد احمد ابن مسعود احمد کراچی

مریم صدیقہ بنت لئیق احمد صدیقی کراچی

فرقان احمد شہزاد ابن سلطان احمد کراچی

محمد فاتح ابن رفیق احمد طیب کراچی

انعم صدیقہ بنت لئیق احمد صدیقی کراچی

حامد احمد ابن فائق محی الدین کراچی

ادیب احمد ابن عامر ارشاد کراچی

عثمان علی ابن لئیق احمد صدیقی کراچی

عثمان احمد ظفر ابن مبارک احمد بھٹی کراچی

فائزہ خاور بنت خاور ممتاز کراچی

مجھ سے انٹرویو لینا چاہتا ہے۔ میں نے کہا جو تم سوال کرنا چاہتے ہو تم مجھے بتا دو لیکن وہ کہنے لگا بتانے کی ضرورت نہیں۔ سوال کرتا جاؤں گا اور آپ جواب دیتے چلے جائیں۔ میں نے کہا ٹھیک۔ چنانچہ اس نے وہ انٹرویو لیا اور اس نے بتایا کہ وہ انٹرویو بی۔بی۔سی۔ سے دو دفعہ نشر ہو گا۔

اپنی تقریر کے اختتام پر آپ نے فرمایا "ہمیں! اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہر وقت بجالاتے رہنا چاہئے۔ تاکہ وہ اپنے فضلوں کو پہلے سے بھی زیادہ تر بارش کے قطروں کی طرح ہم پر نازل کرے۔ اور ہمیں وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بنائے۔ ہماری تمام کمزوریوں کو دور کرے اور ہمیں ہماری اپنی غفلتوں سے بچائے۔ ہم خود بھی اپنی غفلتوں سے بچ نہیں سکتے جب تک وہ فضل نہ کرے۔ اور جب بھی دنیا کے ساتھ علم کے میدان میں یا کسی اور میدان میں مقابلہ ہو تو وہ ہمارے پیچھے کھڑا ہو۔ اور جس طرح اس نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نصرت کا اعلان کرتے ہوئے مخالفوں سے کہا تھا کہ مجھ سے لڑو اگر تم میں لڑنے کی تاب ہے ہمارے کان بھی اس کی یہ میٹھی آواز سنتے رہیں۔ کیونکہ جو خدا کا بندہ ہو جاتا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں کے نشان دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا حقیقی بندہ بنائے۔"

اس تقریب کے بعد حضرت صاحب نے حاضرین سمیت لمبی دعا کی اور دعا کے بعد عشاء کی عبادت ادا کی۔

بقیہ صفحہ 1

کی نگاہ میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اور فلاح حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے (-) فرمایا (-) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ دعا کرو مجھ سے '(-) میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ اگر وہ شرائط کے ساتھ ہو۔ (کلام الٰہی) نے دوسری جگہ شرائط بیان کی ہیں وہ Under Stood ہے۔ ظاہر ہے (-) جو انسانوں میں سے میری عبادت تکبر کے نتیجہ میں نہیں کرتے یا یوں کہنا چاہئے کہ تکبر کی وجہ سے میری عبادت کا حق ادا نہیں کرتے....... وہ رسوا کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کے اندر ان کو ڈالا جائے گا۔

یہاں حکم دیا گیا ہے دعا کا....... تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے ہمیشہ دعا کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر چیز کے لئے مجھ سے مدد مانگو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر برائی سے بچنے کے لئے میرے فضل کی تلاش کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ شیطان کے حملوں سے حفاظت چاہتے ہو تو دعاؤں کے ذریعہ میری پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اگر دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہو' حقیقی ترقی ایسی ترقی جس میں کوئی گندگی شامل نہ ہو تو میری طرف رجوع کرو۔

(از خطبہ 19۔ اکتوبر 1979ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ بم دھماکے حکومت کے خلاف بہت بڑی سازش ہیں- امرتسر سے 300 دہشت گرد پنجاب میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ رات کو مختلف اضلاع میں پولیس گشت خود چیک کروں گا- دھماکے کرنے والے بھیڑیئے سزا سے نہیں بچ سکیں گے- صوبے کو دہشت گردوں تخریب کاروں اور ڈاکوؤں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑا جاسکتا- ان کے خلاف آہنی ہاتھ استعمال کیا جائے گا- پنجاب کے عوام کو بم دھماکوں سے خوفزدہ کرنے کی سازش ناکام بنادی جائیں گی- پولیس کو چوکس کر دیا گیا ہے- 10 کروڑ روپے سے پولیس کے لئے جدید گاڑیاں خریدی جارہی ہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت بتائے بس کے بم دھماکے میں کس کا ہاتھ ہے- حادثے پر حادثے ہو رہے ہیں- ملک تباہی کی طرف جارہا ہے- اب صرف دعا کی نہیں دوا کی بھی ضرورت ہے- انہوں نے کہا کہ عوام کو اعتماد میں لیا جائے- میں وزیر اعظم ہوتا تو قوم کو سب کچھ بتا دیتا- انہوں نے الزام لگایا کہ کراچی کے بعد لاہور کے حالات بوجوہ خراب کئے جا رہے ہیں- حکومتی ایجنسیاں انتقامی کارروائی کررہی ہیں-

○ گلگت جانے والی کوسٹر دریائے سندھ میں گر گئی- 16 فوجی جوانوں سمیت 26- افراد ہلاک ہوگئے- فوجی جوانوں میں ایک کیپٹن بھی شامل تھے- جو ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے مظفر آباد سے گلگت جارہے تھے- اس میں فوج کی باسکٹ بال کے 16 کھلاڑیوں کی ٹیم بھی شامل تھی- تیز رفتار پانی کے بہاؤ کی وجہ سے نعشیں تلاش کرنے میں شدید دشواری پیش آرہی ہے-

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان علاج کے لئے امریکہ جارہے ہیں- پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے قائمقام گورنر ہوں گے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم اپوزیشن پر نہیں ٹیکس چوروں پر سختی کر رہے ہیں- بھارت میں کمزور حکومت قائم ہوگی ہمیں خدشہ ہے کہ وہ کشمیر کے بارے میں جرات مندانہ فیصلے کرسکے گی یا نہیں-

○ وزیر اطلاعات خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ کراچی سے دہشت گردی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے- پنجاب میں بھی نبٹ لیں گے-

○ فراڈ کیس میں ملوث یو بی ایل کے وائس پریذیڈنٹ نے عید کے روز خودکشی کرلی-

○ قومی اسمبلی کے رکن آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ سات ارب ڈالر کا ہدف معمولی ہے- آئی ایم ایف پاکستان کی تباہی نہیں چاہتا- ہمیں برآمدات ڈیڑھ سو ارب ڈالر تک پہنچانی چاہئیں-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ دہشت گرد کراچی کے بعد دوسرے صوبوں میں حالات خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں- احتجاجی تحریک کی دھمکیاں کارگر ثابت نہیں ہو سکیں گی- انہوں نے کہا کہ ملک میں مہنگائی سابق حکومتوں کی غلط معاشی پالیسیوں کا نتیجہ ہے ماضی میں ذاتی مفادات کے لئے قومی مفادات داؤ پر لگا کر غریب کے منہ سے روٹی چھین لی گئی- آج پیپلز پارٹی کی حکومت میں اربوں روپے کی سرمایہ کاری ہو رہی ہے- غریب خوشحالی کی جانب بڑھ رہا ہے-

○ سپاہ صحابہ شیخوپورہ کے نابینا صدر حافظ عباس کو ان کے گھر میں قتل کر دیا گیا- شیعہ مرکز شیخوپورہ کے صدر نے کہا ہے کہ اس قتل سے ہمارا کوئی تعلق نہیں- سپاہ صحابہ کے مولانا ضیا الرحمان فاروقی اور اعظم طارق نے جیل سے ایک پیغام میں کہا ہے کہ ہمارے کارکنوں کے قتل میں اعلیٰ پولیس افسر ملوث ہیں-

○ نائب صدر سپاہ صحابہ کے بھائی کو لیہ میں قتل کر دیا گیا-

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں ٹریفک حادثات' ڈوبنے کے واقعات' کرنٹ لگنے اور لڑائی جھگڑے میں 14- افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوگئے- تاہم اس روز کراچی میں دہشت گردی کا کوئی واقعہ نہیں ہوا-

○ مسٹر نواز شریف نے بس دھماکہ کے ہر زخمی کو 5-5 ہزار روپے امداد دی-

○ بھائی پھیرو میں بم دھماکے کے وقت ایک اہم شخصیت وہاں سے گزرنے والی تھی-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے انکشاف کیا ہے کہ عمران خان تحریک شروع کرنے سے پہلے منصورہ آتے جاتے تھے-

○ یوم مئی پر لاہور میں مزدوروں نے جلوس نکالا- مہنگائی کے خلاف سینہ کوبی کی اور مہنگائی کا پتلا جلایا-

○ امریکہ نے پاکستان پر مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی کا بھارتی الزام مسترد کر دیا ہے- امریکی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان خود دہشت گردی کا شکار ہے- ہر ماہ کراچی میں 100- افراد مارے جاتے ہیں-

○ مقبوضہ کشمیر کے انتخابات کو فراڈ کہنے پر پاکستانی سفیر کو بھارت کے دفتر خارجہ میں طلب کر لیا گیا- دفتر خارجہ نے کہا کہ ریاض کھوکھر کا بیان اشتعال انگیز اور ناقابل قبول ہے- یہ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے- مسٹر ریاض کھوکھر نے کہا تھا کہ ماضی میں کشمیر کے تمام انتخابات میں دھاندلی ہوئی اب بھی ہوئی- حکومت خود بیلٹ بکسوں کو بھر کر مرضی کے نتائج کا اعلان کردے گی-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ خود غرضی کا عالم ہے مسلمانوں کا کوئی والی وارث نہیں- روزانہ سینکڑوں مسلمان قتل ہو رہے ہیں- ایک ہجوم مسلمین ہے جس کی تنظیم ہے نہ امام نہ سربراہ......!

○ قصور میں چھ افراد کو قتل کر دیا- لاہور میں ایک عورت سمیت پانچ افراد پر اسرار طور پر ہلاک-

○ یوم مئی کے موقع پر برطانیہ میں عام تعطیل نہیں تھی-

○ ملک بھر کے کلرک پھر سے قلم چھوڑ ہڑتال کریں گے- 20 مئی کو پہیہ جام ہڑتال ہوگی- انجمن تاجراں نے بھی اس روز کاروبار بند رکھنے کا اعلان کر دیا ہے-

○ امریکی محکمہ خارجہ نے الزام لگایا ہے کہ گزشتہ سال 1995ء میں ایران عالمی طور پر دہشت گرد سرگرمیوں کا سب سے بڑا حامی رہا ہے-

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن نرسری (پری سکول)، ربوہ' جونیئر سیکشن میں 2½ سے 3½ سال تک کی عمر کے بچوں کا داخلہ 12 مئی سے شروع ہو کر سیٹیں ختم ہوتے تک جاری رہیگا۔ مگر مئی کے بعد داخلہ نہیں ہوگا۔

مینیجر

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

2 ماہ میں کمپیوٹر ٹریننگ
میٹرک اور ایف اے/ایف ایس سی کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے اور بیرون ملک جانے کے خواہشمند خواتین و حضرات کیلئے خصوصی کمپیوٹر ٹریننگ کورس
داخلہ جاری ہے
منجانب: ایپکس کمپیوٹر اکیڈمی
21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 211839

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا کیلئے
سیلکوریا یونانی
مطب حمید رجسٹرڈ
پنڈی بائی پاس، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
فون: 0431-264534 فیکس: 0431-216366

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

بچوں کیلئے مفید و مؤثر ادویات
بے بی ٹانک — بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں اور دانت نکالنے کی تکالیف کیلئے — قیمت: -/20
مٹی چھوڑ کورس — بچوں میں کیلشیم کی کمی کو دور کرتا اور مٹی کھانے کی عادت کو چھڑواتا ہے — قیمت -/35
بے بی گروتھ کورس — کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے مفید کورس — قیمت -/45
چھوٹا قد کورس — قد کا چھوٹا ہونا - بونا پن بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما کیلئے — قیمت -/120
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283